از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:24مارچ،1960

بھارت بیرل اینڈ ڈرم مینوفیکچرز کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ۔

بنام

گووند گوپال واگھمارے و دیگر

(پی۔بی۔ گجیندر گڈکر، کے۔این۔وانچو اور کے۔سی۔داس گپتا، جسٹس صاحبان)

صنعتی تنازعہ۔مکمل بینچ فارمولا۔قابل ادائیگی انکم ٹیکس۔کسوٹی۔

اپیل کنندہ کمپنی کے کارکنوں نے چار ماہ کا دعوی کیا، اجرت بشمول سال 1952 کے لیے بونس کے طور پر مہنگائی الاؤنس، اور یکم مارچ 1952 سے انڈسٹریل ٹریبونل کے ذریعے طے کیے جانے والے بڑھتی ہوئی اجرت کے پیمانے کے ماضی سے متعلق عمل کا دعوی کیا۔اپیل کنندہ نے ٹریبونل کی طرف سے تجویز کردہ اجرت کے پیمانے میں اضافے پر اتفاق کیا لیکن وہ چاہتا تھا کہ اسے کچھ ضمانت شدہ صنعتی عمل سے جوڑا جائے، اور اس بنیاد پر ماضی سے اس کے عمل کی مخالفت کی کہ پچھلے سالوں میں مزدوروں کی طرف سے صنعتی عمل میں جان بوجھ کر کمی آئی ہے۔ٹریبونل نے پایا کہ اپیل کنندہ کی اس دلیل میں کچھ جواز موجود ہے کہ کافی سست روی تھی جس نے پیداوار کو متاثر کیا تھا اور حکم دیا کہ اجرت میں اضافے سے متعلق اس کے حکم کو پس منظر اثر دیا جانا چاہیے جو یکم جون 1956 سے 13 مئی 1957 کو منظور کیا گیا تھا، نہ کہ یکم مارچ 1952 کو، جیسا کہ صنعتی کاریگروں نے دعوی کیا تھا۔بڑھتی ہوئی اجرت کو کسی ضمانت شدہ صنعتی عمل سے منسلک نہیں کیا گیا تھا لیکن یہ واضح کیا گیا تھا کہ مزدور کچھ معقول صنعتی عمل دیں گے جس پر مزدور راضی ہو گئے۔ٹریبونل نے فل بینچ فارمولے کی بنیاد پر بونس کے ذریعے پانچ ماہ کی بنیادی اجرت دی جو عام طور پر ان معاملات پر لاگو ہوتی ہے۔اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پر:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and integrity of this document

قرار پایا گیا کہ ٹریبونل کے اس حکم میں مداخلت کی کوئی وجہ نہیں ہے جس میں یکم جون 1956 کی تاریخ مقرر کی گئی ہے، جس سے بڑھتی ہوئی اجرت نافذ ہونی چاہیے اور کہا گیا کہ ٹریبونل کو بونس کے ذریعے پانچ ماہ کی بنیادی اجرت دینے کا دائرہ اختیار حاصل ہے۔

فل بینچ فارمولے کے مقصد کے لیے، فارمولے کے مطابق بنائے گئے اعداد و شمار پر قابل ادائیگی انکم ٹیکس کاٹا جانا چاہیے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اصل انکم ٹیکس کیا ہے-چاہے وہ زیادہ ہو یا کم۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 93 سال 1959۔

انڈسٹریل ٹریبونل، بمبئی کے 13 مئی 1957 کے ایوارڈ سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، حوالہ (آئی ٹی) میں نمبر 166 سال 1955۔

اپیل گزاروں کے لیے آر جے کولاہ، ایس این اینڈلی، جے بی داداچنجی، رامیشور ناتھ اور پی ایل ووہرا۔

جواب دہندگان نمبر 1 اور 2 کے لیے کے آر چودھری اور جناردن شرما۔

24.1960 مارچ۔

عدالت کا فیصلہ وانچو، جسٹس نے دیا۔

وانچو، جسٹس - خصوصی اجازت کی یہ اپیل دو سوالات اٹھاتی ہے، یعنی (1) سال 1952 کا بونس اور (2 اجرتوں میں اضافے سے متعلق صنعتی ٹریبونل کے حکم کی سابقہ کارروائی۔ اپیل کنندہ بمبئی میں بیرل اور ڈھول بنانے والی کمپنی ہے۔ اپیل کنندہ اور اس کے کارکنوں کے درمیان متعدد معاملات پر تنازعہ تھا، جسے حکومت بمبئی نے 17 نومبر 1955 کو ٹریبونل کو بھیج دیا تھا۔ ان دو معاملات کے سلسلے میں جواب اپیل میں اٹھائے گئے ہیں، کارکنوں نے دعوی کیا کہ (1) چار ماہ کی اجرت بشمول سال 1952 کے لیے بونس کے طور پر مہنگائی الاؤنس اور (2) یکم مارچ 1952 سے ٹریبونل کے ذریعہ طے کردہ اجرت کے پیمانے کی سابقہ کارروائی۔

جہاں تک اجرتوں میں اضافے کا تعلق ہے، اپیل کنندہ نے ٹریبونل کی طرف سے تجویز کردہ پیمانے پر اتفاق کیا لیکن اس نے ماضی سے بڑھتے ہوئے پیمانے کی منظوری کی مخالفت کی اور یہ بھی چاہا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کہ بڑھتی ہوئی اجرت کو کچھ ضمانت شدہ صنعتی عمل سے جوڑا جائے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اپیل کنندہ نے محسوس کیا کہ پچھلے سالوں میں صنعتی کاریگروں کی طرف سے پیداوار کو جان بوجھ کر کم کیا گیا تھا۔ ٹریبونل کی رائے تھی کہ اپیل کنندہ کی اس دلیل میں کچھ جواز موجود تھا کہ کافی سست روی تھی جس نے صنعتی عمل کو متاثر کیا تھا۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نے حکم دیا کہ اس کے حکم کو پس منظر اثر دیا جائے جو 13 مئی 1957 کو یکم جون 1956 سے منظور کیا گیا تھا۔ جہاں تک بڑھتی ہوئی اجرت کو ایک مخصوص ضمانت شدہ پیداوار سے جوڑنے کا تعلق ہے، اسے خود کوئی معیار طے صنعتی عمل مشکل معلوم ہوا۔ لیکن اس نے واضح کیا کہ اجرت میں اضافہ اس کی طرف سے اس بنیاد پر کیا گیا تھا کہ مزدور ایک خاص معقول پیداوار دیں گے اور نوٹ کیا کہ مزدور ایسا کرنے پر راضی ہیں۔ تاہم، اس نے سفارش کی کہ ایوارڈ دیے جانے کے فوراً بعد، اگر ممکن ہو تو اس سوال میں جانے کے لیے قرارداد کے ذریعے ایک ماہر کا تقرر کیا جانا چاہیے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر قرارداد کے ذریعے کسی ماہر کی تقرری ممکن نہیں ہے تو اپیل کنندہ کے لیے اس میں سے کسی ایک کی تقرری کا اختیار ہو گا۔

ہمارے سامنے اپیل کنندہ دلیل یہ ہے کہ ٹریبونل کو اپنی اس دلیل میں کچھ جواز ملنے کے بعد کہ کافی سست روی ہوئی تھی، اجرت میں اضافے سے متعلق حکم کو بالکل بھی پس منظر اثر نہیں دینا چاہیے تھا۔ ٹریبونل نے اس معاملے پر مکمل غور کیا ہے اور یہ اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ یکم جون 1956 سے اجرت میں اضافہ کیا جانا چاہیے۔ اسے شاید ہی ماضی سے متعلق کہا جا سکے کیونکہ یہ حوالہ نومبر 1955 میں دیا گیا تھا؛ کسی بھی صورت میں ٹریبونل نے مارچ 1952 سے مئی 1956 تک چار سال سے زیادہ کی مدت کے لیے کارکنوں کے ماضی سے متعلق عمل کے دعوے کو خارج کر دیا اور اس عرصے کے دوران کافی سست روی کا مظاہرہ کیا گیا۔ ان حالات میں ہمیں ٹریبونل کے اس حکم میں مداخلت کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی جس میں یکم جون 1956 کی تاریخ مقرر کی گئی ہے، جس سے بڑھتی ہوئی اجرت نافذ ہونی چاہیے۔

یہ ہمیں بونس سے متعلق اگلے سوال پر لاتا ہے۔ ٹریبونل نے بونس کے ذریعے پانچ ماہ کی بنیادی اجرت کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں پہلی دلیل ہے کہ کارکنوں نے صرف چار ماہ کی بنیادی اجرت کا دعوی کیا تھا اور ٹریبونل اس سے زیادہ کچھ نہیں دے سکتا تھا جو کارکنوں نے دعوی کیا تھا۔ ہماری رائے میں یہ غلط ہے۔ کارکنوں نے بونس کے طور پر مہنگائی الاؤنس سمیت چار ماہ کی اجرت کا دعوی کیا تھا۔ پانچ ماہ کی بنیادی اجرت جس کی ٹریبونل نے اجازت دی ہے وہ تسلیم شدہ طور پر پیش کیے گئے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دعوے سے کم ہے (یعنی چار ماہ کی اجرت بشمول مہنگائی الاؤنس)۔ ان حالات میں ٹریبونل کے پاس یقینی طور پر دائرہ اختیار تھا کہ وہ کارکنوں کو جو کچھ دیا ہے اسے دے۔

اگلا سوال یہ ہے کہ کیا ٹریبونل کو فل بینچ فارمولے کی بنیاد پر پانچ ماہ کی بنیادی اجرت دینے میں جواز پیش کیا گیا تھا، جو عام طور پر ان معاملات پر لاگو ہوتا ہے۔ ٹریبونل کی طرف سے پائے جانے والے مجموعی منافع کو چیلنج نہیں کیا جاتا، یعنی 5.5 لاکھ روپے۔ اس کے بعد ٹریبونل نے 1.36 لاکھ روپے کی فرسودگی کی اجازت دی ہے، جس سے 3.69 لاکھ روپے کا بقایا بچا ہے۔ اس سے ایک روپے میں سات انا (یعنی 161 لاکھ روپے) پر انکم ٹیکس کٹوانے سے ہمارے پاس 2.08 لاکھ روپے کا بقایا بچا ہے۔ ادا شدہ سرمائے پر چھ فیصد سالانہ سود کے ساتھ ساتھ ورکنگ کیپٹل پر چار فیصد سود 16,000 روپے آتا ہے، جس سے دستیاب زائد 1.92 لاکھ روپے رہ جاتا ہے۔ اس میں سے ٹریبونل نے بونس کے طور پر پانچ ماہ کی بنیادی اجرت کی اجازت دی ہے جو اس کے حساب کے مطابق 91,000 روپے پر آتی ہے، جس سے 101 لاکھ روپے رہ جاتے ہیں۔ اس رقم پر 40,000 روپے کی چھوٹ ہوگی، جس سے اپیل کنندہ کے پاس کل 1.41 لاکھ روپے رہ جائیں گے۔ ان اعداد و شمار پر ٹریبونل کی طرف سے دیے گئے بونس میں مداخلت نہیں کی جاسکتی۔

تاہم، اپیل کنندہ اس سلسلے میں دو حالات کی طرف ہماری توجہ مبذول کراتا ہے۔ سب سے پہلے یہ زور دیتا ہے کہ ٹریبونل نے بازآبادکاری کے لیے کسی چیز کو دھیان میں نہیں رکھا ہے۔ لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ اپیل کنندہ نے بازآبادکاری کی کوئی رقم ثابت نہیں کی تھی۔ اس نے جو کیا وہ فرسودگی کے لیے 3.16 لاکھ روپے مختص کرنا تھا، جو کہ یقینی طور پر نظریاتی عام فرسودگی کی مناسب رقم نہیں تھی، جو کہ فارمولے کے تحت قابل اجازت ہے۔ تاہم، ہماری توجہ نمائش U-4 میں کارکنوں کی طرف سے دائر کردہ اعداد و شمار کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جس میں بازآبادکاری کے لیے 40,000 روپے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ کارکنوں کی طرف سے اس رعایت کو قبول کرتے ہوئے اور ہماری طرف سے اوپر دیے گئے اعداد و شمار سے اسے کاٹتے ہوئے، اپیل کنندہ کے پاس بونس کے طور پر پانچ ماہ کی بنیادی اجرت ادا کرنے کے بعد بھی 101 لاکھ روپے باقی رہ جائیں گے۔ اس طرح اس بنیاد پر بونس کے ایوارڈ میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

آخر میں یہ استدعا کی جاتی ہے کہ انکم ٹیکس تخمینہ کاری کے مطابق جو اصل میں ٹریبونل کے حکم کے کچھ عرصے بعد اس معاملے میں کی گئی تھی، اپیل کنندہ کو 2.35 لاکھ روپے کے انکم ٹیکس کا مشخصہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and integrity of this document

لگایا گیا ہے۔ اپیل کنندہ کا دعوی ہے کہ اسے اس پوری رقم کی اجازت دی جانی چاہیے نہ کہ ہماری طرف سے شمار کردہ تخیلاتی اعداد و شمار یعنی انکم ٹیکس کے طور پر 1.61 لاکھ روپے کی۔ ہماری رائے ہے کہ فل بینچ فارمولے کے مقصد کے لیے، فارمولے کے مطابق بنائے گئے اعداد و شمار پر قابل ادائیگی انکم ٹیکس کاٹا جانا چاہیے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ادا کیا گیا اصل انکم ٹیکس کتنا زیادہ ہے یا کم۔ اس خاص معاملے میں، انکم ٹیکس زیادہ ظاہر ہوتا ہے کیونکہ کچھ آئٹمز جنہیں کارکنوں نے چیلنج کیا تھا لیکن جنہیں ٹریبونل نے مناسب اخراجات کے طور پر اجازت دی تھی، بظاہر محکمہ انکم ٹیکس نے مناسب اخراجات کے طور پر اجازت نہیں دی ہے۔ تاہم انڈسٹریل ٹریبونل کا براہ راست تعلق اس بات سے نہیں ہے کہ انکم ٹیکس حکام کسی خاص سال میں اصل انکم ٹیکس کے طور پر کیا اندازہ لگاتے ہیں۔ اس کا تعلق اس کے نظریاتی حسابات کے مطابق فل بینچ فارمولے پر کام کرنے سے ہے اور اس معاملے میں یہی کیا گیا ہے۔ اس لیے اس وجہ سے بھی بونس کے ایوارڈ میں مداخلت کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

اس لیے ہم اپیل کو خارج کرتے ہیں، لیکن حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں دیتے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and integrity of this document